Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۰/۷۵ | سوموار۔ ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ، ۱۲ نبوت ۱۳۶۹ ہش، ۱۲ نومبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۲۰۵

نفسانیت کے کیڑے سے بچیں

"سب سے بڑی نصیحت یہ ہے کہ کاموں کے بڑھنے کے نتیجے میں آپ خدا سے تعلق بڑھائیں اور اس پر انحصار کریں۔ اس کا برعکس بہت ہی خطرناک ہے۔ جہاں آپ یہ خیال کریں کہ گویا آپ کے زور پر کام چل رہے ہیں وہاں نفسانیت کا ایک کیڑا داخل ہو جاتا ہے۔ جو نیک اعمال کو کھانے لگتا ہے اور وہیں کاموں میں خرابی کی بنیادیں پڑ جاتی ہیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔
الفضل ۸ نومبر ۱۹۹۰ء صفحہ ۲)

خدام الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ کے اجتماعات منسوخ کر دیئے گئے

ایس ڈی ایم چنیوٹ کی طرف سے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے ہر قسم کے اجتماعات کی ممانعت کر دی گئی

ربوہ — مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان، لجنہ اماء اللہ پاکستان اور ان کی ملحقہ تنظیموں اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ کی طرف سے تحریری اجازت دینے کے بعد عین اجتماعات کے انعقاد سے صرف چند گھنٹے قبل دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے منسوخ کر دیئے گئے۔

اس وقت ان اجتماعات میں شریک ہونے کے لئے ہزاروں خدام اور لجنات اور چھوٹے چھوٹے بچے اور بچیاں سفر کی نہایت سخت تکالیف اٹھا کر ربوہ پہنچ چکے تھے۔ اور اجتماعات کے تمام انتظامات مکمل تھے۔

انتظامیہ کی طرف سے اجتماعات کے انعقاد کی تحریری اجازت ۳ نومبر ۱۹۹۰ء کو مل گئی تھی اُس کا عکس شائع کیا جا رہا ہے۔ اس اجازت کے مطابق اجتماع میں بعض شرائط کے ساتھ لاؤڈ سپیکر استعمال کیا جا سکتا تھا۔ بعد میں انتظامیہ نے ۸ نومبر کو لاؤڈ سپیکر کی اجازت کا حکم منسوخ کر دیا، تاہم طے کیا گیا کہ خدام الاحمدیہ کا اجتماع بغیر لاؤڈ سپیکر منعقد کر لیا جائے۔ اس فیصلے کے تحت تیاری کر لی گئی۔ لیکن جس روز اجتماع ہونا تھا اسی دن صبح ہی سے انتظامیہ نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ اجتماع لاؤڈ سپیکر کے بغیر بھی منعقد نہ کئے جائیں۔ اس پر متعلقہ تنظیموں کی طرف سے حکام کو کہا گیا کہ اس ضمن میں

باقی صفحہ ۶ پر

لاؤڈ سپیکر کی اجازت کی منسوخی

From
R.M. (Duty Magistrate) Rabwah

To,
Mirza Khurshid Ahmad Nazir Amoor-e-Aama Rabwah.

Subject:— Withdrawal of Permission to use Loud Speaker.

Worthy District Magistrate Jhang has directed that he has withdrawn the permission to use Loud Speaker in connection with Majlis Khudam-ul-Ahmaiyya, Rabwah Salana Ijtimah WEF 9-11-90 to 11-11-90 in the premises of Baitul Aqsa And Iwan-e-Mahmood, Rabwah which was granted by him vide his Letter No 8668/GB Dated 3-11-90.

R.M. (Duty Magistrate)
Rabwah
Dated 8-11-90

اجازت

From The District Magistrate,
Jhang.
To Mirza Khurshid Ahmad, Nazir Amoor-e-Aama, Rabwah.
No. 8668 /GB. Dated. 3-11-90
Subject:- PERMISSION TO USE LOUDSPEAKER.

MEMORANDUM.

Reference your application dated xxxxx on the subject noted above.

As recommended by the Superintendent of Police Jhang, you are allowed to use loudspeaker in connection with Majlis Khudam-ul-Ahmadya, Rabwah Salana Ijtimah wef. 9.11.90 to 11.11.90. subject to the following conditions :-

1. No sectarian/political/religious, communal and controversial issue shall be touched directly or indirectly.
2. The face of amplifire of the loudspeaker shall be turned insider towards the audiance and the volume of the sound shall be reasonable low tone.
3. Loudspeaker shall be used within the forewall/ premises of [illegible] Baitul Aqsa & Iwan-e-Mahmood, Rabwah.
4. Loudspeaker shall not be used at the time of Azan/prayor.
5. Loudspeaker shall not be used for publicity/ announcement.

for District Magistrate,
JHANG. 3/11/90.

No. /GB. Dated.

A copy is forwarded to the:-
1) Superintendent of Police, Jhang;
2) Assistant Commissioner, Chiniot;
3) City/Illaqa Magistrate, Rabwah.

for information and necessary action.

for District Magistrate,
JHANG.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۲ر نبوت ۱۳۶۹ ہش ۱۲ر نومبر ۱۹۹۰ء

آئیں — اللہ تعالیٰ کی طرف

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) فرماتے ہیں

"جو شخص سچے جوش اور پورے صدق اور اخلاص سے اللہ تعالیٰ کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا یہ یقینی اور سچی بات ہے کہ جو خدا کے ہوتے ہیں خدا ان کا ہوتا ہے اور ہر ایک میدان میں انکی نصرت اور مدد کرتا ہے بلکہ ان پر اپنے اس قدر انعام و اکرام نازل کرتا ہے کہ لوگ ان کے کپڑوں سے بھی برکتیں حاصل کرتے ہیں"۔

حضور (اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے) کے اس ارشاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں جن باتوں پر غور کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہیں۔ ۱۔ اللہ تعالیٰ کی طرف آنا چاہیئے۔ ۲۔ سچے جوش اور پورے صدق اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف آنا چاہیئے۔ ۳۔ خدا کا ہی ہو جانا چاہیئے۔ ۴۔ اگر ہم ایسا کر سکیں تو خدا ہمارا ہو جائے گا اور ہر میدان میں ہماری نصرت اور مدد فرمائے گا۔ اور ہم پر بے حد و حساب انعام و اکرام نازل کرے گا۔ ۵۔ حتیٰ کہ لوگ ہمارے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف آنے سے مطلب یہ ہے کہ انسان ہر کام اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو مدنظر رکھتے ہوئے کرے۔ جس جس قدر وہ اپنے کاموں کو اسکی خوشنودی کے مطابق کرتا چلا جائے گا اسی اسی قدر وہ اسکی طرف آنے لگے گا اور اس طرح اس کی طرف آتے آتے وہ اسکا ہو جائے گا جس کے نتیجہ میں خدا بھی اس کا ہو جائے گا۔ اور یہی وہ منزل ہے جہاں ہر میدان میں اسکی نصرت حاصل ہو جاتی ہے اور اسکی طرف سے انعام و اکرام ملنے شروع ہو جاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کا ہو جانا آسان بھی ہے اور مشکل بھی۔ آسان تو اس لئے کہ اگر انسان اپنی روح کو اس کے آستانے پر ڈال دے اور اپنی خواہشات کو اس کے تابع کر دے تو یہ کام بہت آسان ہے۔ مشکل اس لئے کہ ماحول سے چھٹکارا حاصل کرنا آسان بات نہیں ہوتی۔ جب تک ہم ہر طرف سے قطع تعلق کر کے ہر چیز کا رشتہ صرف اور صرف خدا سے نہ جوڑ لیں۔ ہم اس کے بن نہیں سکتے۔

بہر حال آسان ہو یا مشکل ہو ہمیں ہر لحظہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلیں اور اس کے ہو جائیں تاکہ وہ بھی ہمارا ہو جائے اور یہی انسانی زندگی کی اصل غرض و غائت ہے۔

ہم نہیں کہتے کہ اب تم کیا کرو
آپ ہی سوچو کہ کیا حالات ہیں
کیوں سیاست ہوگئی ہے مار پیٹ
زندگی میں اور بھی آفات ہیں

ابو الاقبال

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا منظوم کلام

صبرِ جمیل

شان دکھلا گئے جس صبر کی مردانِ جلیل
سُن کے "بہتان" دکھا تو بھی وہی صبر جمیل

لوگ سمجھیں گے تو سمجھیں یہ خطا کا ہے ثبوت
تم سمجھ لو کہ ہے سَو بات کی اِک بات "سکوت"

شعلہ جو دل میں بھڑکتا ہے دبا دو اس کو
جھوٹ پر آگ جو لگتی ہے بُجھا دو اس کو

صبر کی شان کچھ اس طرح نمایاں ہو جائے
آپ سے آپ ہی دشمن بھی ہراساں ہو جائے

آج جو تلخ ہے بیشک وہی کل شیریں ہے
سچ کسی نے ہے کہا "صبر کا پھل شیریں ہے"

کیا یہ بہتر نہیں مولا ترا ناصر ہو جائے
نامرادئ عدو خلق پہ ظاہر ہو جائے

صبر کر صبر کہ اللہ کی نصرت آئے
تیری کچلی ہوئی غیرت پہ وہ غیرت کھائے

وہ لڑے تیرے لئے اور تو آزاد رہے
خوب نکتہ ہے یہ اللہ کرے یاد رہے

لبِ خاموش کی خاطر وہی لَب کھولتا ہے
جب نہیں بولتا بندہ تو خدا بولتا ہے

"نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے"۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ مبارک احمد صاحب / انور احمد کاہلوں صاحب

محترم چوہدری شاہنواز صاحب

محترم شیخ مبارک احمد صاحب مربی انچارج امریکہ لکھتے ہیں:۔

بہت بڑی خصوصیت جس کی وجہ سے محترم چوہدری شاہنواز صاحب کو ایک خاص شہرت تھی کہ وہ دور و نزدیک کے رشتہ داروں کی ویلفیئر اور ان کی خیر خواہی کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ کئی مثالیں دی جا سکتی ہیں اپنے مختلف کاروباری۔ تجارتی اداروں صنعتی اداروں میں شامل کیا۔ بلکہ کئی ایک ایجنسیاں ان کے نام ہی مکمل طور پر کروا دیں۔ میری دانست میں محترم چوہدری شاہنواز صاحب کے دل میں یہ بات بہت گہرے طور پر پیوست تھی۔ کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ صلہ رحمی کا سلوک جاری رکھو بلکہ صلہ رحمی کے نتیجہ میں رزق میں برکت اور فراخی پیدا ہوتی ہے۔ محترم چوہدری صاحب کو اس نیک رویہ اور اچھے عمل کا اللہ تعالیٰ نے بہت اچھا پھل دیا۔

میں نے اپنے پانچ سال کے عرصہ قیام لندن میں جو اپریل ۱۹۷۹ سے نومبر ۱۹۸۳ء تک ممتد ہے۔ بہت قریب سے چوہدری صاحب کو دیکھا۔ اور لگاتار دیکھا۔ ہر بار انہیں مخلص اور عقیدت مندی سے لبریز احمدی پایا۔ مقامی طور پر جب بھی کوئی تحریک کسی تقریب اور فنکشن اور جلسہ و اجتماع کیلئے کی گئی۔ اکثر اخراجات کی کمی کا ازالہ محترم چوہدری صاحب کی مخلصانہ مالی امداد سے ہوا۔ پیغام بھیجا اور بغیر چون چرا ں مزید گفت و شنید نقد یا چیک بھجوا دیتے۔

اس طرح اکثر جماعتی اجتماع اور جماعتی فنکشن ان کی مخلصانہ امداد سے احسن طور پر انجام پائے۔

محترم چوہدری صاحب۔ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے ان دنوں خاکسار جماعت انگلستان کی شدید ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے مراکز و مشن ہاؤسز کے قیام کے لئے دن رات تگ و دو کر رہا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں حضرت امام جماعت الثالث کی روح پر وہ لگاتار مجھے اس سلسلے میں تھپکی دے رہے تھے اور بے حد خوش اور حوصلہ افزائی فرما رہے تھے۔ خاکسار نے جب یہ تحریک انگلستان کے دوستوں میں کی۔ خواتین۔ مردوں۔ بچوں نے دل کھول کر حصہ لیا۔ آج تک ان سب کے لئے یہ دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان سب کو بے حد بابرکت دے

محترم چوہدری صاحب سے خاص طور پر خاکسار نے ذکر کیا۔ اول چوہدری صاحب بے حد خوش ہوتے۔ بے حد سراہا۔ کہ اہم اور شدید ضرورت کی طرف توجہ کی ہے۔ جس جس مشن ہاؤس کے لئے ضرورت ہوتی کبھی مجھے ان کے گھر وصولی کے لئے جانے کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔ بلکہ تحریک کے بعد یا خود مشن ہاؤس آکر چیک پیش کرتے یہی عام دستور رہا یا بذریعہ ڈاک یا کسی خاص عزیز کے ذریعہ چیک بھجوا دیتے اور ساتھ ہمیشہ دعا دیتے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس مقصد میں کامیاب کرے۔ کبھی ایک دفعہ پانچ سالہ قیام انگلستان میں خاکسار کو یاد دہانی یا پیچھے پڑ کر یا گھر جا کر کہنے کا موقع انہوں نے نہ دیا۔

محترم چوہدری محمد شاہنواز خان صاحب نے امامت ثالثہ کے دور کے آخر حصہ میں جبکہ ابھی قرآن مجید کے تراجم کرانے اور ان کی اشاعت کا خاص منصوبہ جماعت کے سامنے نہ تھا از خود الٰہی تحریک سے مجھے پیغام بھجوایا کہ روسی زبان میں ترجمہ کے اخراجات وہ ادا کریں گے۔ بعد میں جب امامت رابعہ کا بابرکت دور شروع ہوا اور حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ نے غیر معمولی اور خاص اہمیت کا منصوبہ اشاعت قرآن کا پیش کیا کہ سو زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا جائے۔ اور انہیں شائع کیا جائے تو محترم چوہدری شاہنواز خاں صاحب نے حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں روسی ترجمہ کرانے کے اخراجات کے علاوہ ان کی طباعت کے جملہ اخراجات کی ذمہ داری بھی قبول کی

بیوت الذکر و مراکز کے قیام کے سلسلہ میں جب حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ نے امریکہ میں پانچ اہم شہروں میں مراکز و بیوت الذکر کا منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا تو محترم چوہدری محمد شاہ نواز صاحب نے اپنے عزیز بیٹے مکرم منیر نواز صاحب کے ذریعہ ۳۰ ہزار ڈالر کا خطیر عطیہ بھجوایا۔

وہ اپنے آپ کو عاجز انسان سمجھتے بلکہ کہا کرتے کہ "بھائی میں کوئی مولوی شیر علی تھوڑا ہوں"۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب کی قدر اپنی جگہ۔ اپنی عاجزی اور انکساری کے اظہار کا انداز ان کا اپنی جگہ۔ جب بیمار ہو کر سوئٹزرلینڈ گئے تو دعا کے لئے خط لکھوایا۔ اس عاجز نے ان کے لئے ان کی نیک دلی۔ قربانی خلوص کی وجہ سے ہمیشہ دعا کی۔ اس وقت بھی خاص دعا کی توفیق نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہوئی اور رحمت الٰہی اور فضل الٰہی کے نتیجہ میں اس عاجز پر انکشاف ہوا کہ ان کی عمر چند سال بڑھا دی گئی ہے۔ بفضلِ خدا اس کے بعد سوئٹزرلینڈ سے صحت یاب ہو کر واپس آئے کئی سال زندہ رہے اور خوب خوب ہی خدمت دین کے لئے مالی رنگ میں کوشاں رہے۔

چوہدری صاحب خفیہ طور پر بھی کئی مستحق لوگوں کی امداد کرتے تھے۔ اور اکثر لوگوں کو اس کا علم نہیں بلکہ اس روش میں بھی وہ ہمیشہ مستعد رہے اس سے انکار مشکل ہے کہ ان کی ذاتی سعادت و نجابت کے ساتھ ساتھ محترمہ آپا مجیدہ بیگم صاحبہ کی نیکی۔ تہجد گزاری اور امامت سے وابستگی کا بھی بڑا گہرا دخل ہے۔ خاکسار نے انگلستان کے قیام کے عرصہ میں بڑے غور سے نوٹ کیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ سے بہت عقیدت اور محبت اور ان کے کارناموں پر بہت خوشی کا اظہار کرتے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی انہیں اگلی دنیا میں بھی ہمیشہ نصیب رہے۔

محترم چوہدری انور احمد کاہلوں برطانیہ لکھتے ہیں:۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ۱۹۵۰ء میں چوہدری صاحب کاروباری کام کے سلسلہ میں کلکتہ تشریف لے گئے اور دریافت کیا کہ وہاں کاروں کی مرمت کا سب سے اچھا کارخانہ کون سا ہے۔ عرض کیا کہ دیوارز گیرج بہت مشہور ہے۔ کارخانہ کے مالک مسٹر دیوار سے تعلقات کی بناء پر ان کے پاس گئے۔ انہوں نے اپنی تمام ورکشاپ اور دوسرے شعبے دکھائے لیکن ساتھ ہی نہایت ایمانداری سے یہ مشورہ دیا کہ یہ کاروبار آپ کے لئے یہاں کرنا مشکل ہوگا۔ کیونکہ آپ خود آٹو انجینئر نہیں ہیں۔ لیکن چوہدری صاحب نے خود اعتمادی کا ثبوت دیتے ہوئے کہا کہ کام مشکل تو ضرور ہے لیکن کوئی وجہ نہیں کہ دوسروں کی نسبت خدا کے فضل سے یہ کام بہتر طور پر سرانجام نہ دے سکوں چنانچہ انہوں نے یہ چیلنج قبول کیا۔ اور خدا تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی۔ پاکستان کے طول و عرض میں صنعتی کارخانے اور کاروباری ادارے کامیابی سے چلائے اور پھر لندن، نیویارک۔ اور واشنگٹن میں بھی شیزان ہوٹلز ایسے انداز سے قائم کئے۔ کہ دوسرے اس معیار کے ہوٹل ان کا مقابلہ نہ کر سکے۔ میرے والد محترم چوہدری بشیر احمد صاحب بھی ایک لمبے عرصہ تک چوہدری شاہنواز صاحب کے مشیر رہے۔ ان کی رائے میں چوہدری صاحب کی دیگر صلاحیتوں کے علاوہ فوری فیصلہ کرنے کی قوت اور اس کے بعد انتھک محنت ان کی کامیابی کا راز تھا۔

اسی طرح سپین میں ایک سٹیٹ ایجنٹ کے دفتر میں ایک فلیٹ خریدنے کے لئے گئے۔ آدھ پون گھنٹہ کے بعد واپس آگئے۔ اور ۵۰۰۰ مربع میٹر زمین پہاڑ کی چوٹی پر جو کہ اعلیٰ ترین رہائشی زمین تھی بہت بڑی رقم لگا کر خرید لی۔ خدا تعالیٰ نے فضل کیا۔ چند ہی سالوں میں اچھے منافع پر وہی زمین بیچ دی۔

صنعتی کارخانوں اور اپنے دوسرے اداروں میں اپنے عزیزوں۔ دوستوں اور احمدیوں کو ملازمت دینے میں اولین فوقیت دیتے۔ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے ایک دفعہ اسی تعلق میں فرمایا۔ کہ ان کی یہ صفت خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا موجب بنتی ہے۔

خدمت خلق

آپ کی سرشت میں خدمت خلق کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ کیا رشتہ دار اور کیا دوسرے عزیزان اور احباب۔ انہوں نے ہر ایک کی بے حد خدمت کی جنہیں ملازمت کی ضرورت تھی۔ انہیں ملازمت دلوائیں جنہیں مالی امداد کی ضرورت تھی۔ انہیں مالی امداد فراہم کی۔ مگر ایسے کہ صرف لینے والا ہی جانتا تھا۔

اب ان باتوں کے متعلق لکھتا ہوں جو بظاہر معمولی اور سطحی لگتی ہیں مگر اس احقر کی رائے میں ان کی کامیابی کا اصل راز تھیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل کا موجب بنیں۔

جماعت سے عقیدت

احمدیت کی بناء پر ابتلاء آئے۔ ان سب میں غیر معمولی جرأت

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

ڈیپریشن — نیا علاج

گذشتہ دنوں مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق نے لکھا کہ جب تک آپ یہاں رہے دھوپ خوب چمکتی رہی اور دن روشن رہے۔ لیکن جس دن آپ یہاں سے روانہ ہوئے۔ اسی دن بادل گھر کر آ گئے اور اندھیرا چھانے لگا۔ مجھے اندھیرے سے الرجی ہے۔ ڈیپریشن ہو جاتا ہے۔ اب دو تین مہینے موسم کی یہی کیفیت رہے گی۔ تو میرا دل گبھرائے گا اور میں ڈیپریشن کی وجہ سے گویا کہ افسردہ سا رہوں گا۔ اس سے پہلے ہم نے کسی مضمون میں یہ بات پڑھی تھی کہ جب بادل گھر کر آتے تھے اور اندھیرا چھا جاتا تھا تو حضرت نواب محمد علی خان صاحب ایک قسم کی بے کلی سی محسوس کرتے تھے۔ اب بٹینا گروئن والڈ (BETTINA GROENE WALD) نے بتایا ہے کہ جب خزاں کا موسم آتا ہے اور دن چھوٹے ہو جاتے ہیں اور تاریکی چھانے لگتی ہے لوگ اکثر ڈیپریشن کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بعض تو اتنا زیادہ ڈیپریشن محسوس کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر ڈاکٹر کی طرف رجوع کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ گذشتہ دو سال میں ہینس برنز ہارن کلنک (HANS BRINZ HORN CLINIC) کے نفسیات کے ماہرنے اس ڈیپریشن کا علاج ایک عجیب اور نئے طریقے سے شروع کیا ہے۔ اسے لائٹ تھراپی یعنی روشنی کا علاج کہا جا سکتا ہے۔ جہاں تک عام ڈاکٹر صاحبان کا تعلق ہے۔ وہ اس قسم کے ڈیپریشن کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ ان کا خیال ہے کہ کسی قدر جسمانی قوت کم ہو جانے سے یا کسی خوف سے یا نہ مٹنے والی بھوک سے اور یونہی اپنے آپ کو افسردہ محسوس کرنے کی کیفیت سے یہ بات پیدا ہوتی ہے۔ یہ کیفیت عام طور پر ایسے ایام میں پیدا ہوتی ہے۔ جب بادل گھر کر آتے ہیں۔ موسم چاہے خزاں کا ہو یا برسات کا ہو۔ لوگوں کے دلوں پر افسردگی چھانے لگتی ہے۔ اور ڈیپریشن آہستہ آہستہ بڑھنی شروع ہو جاتی ہے۔ جہاں تک روشنی سے علاج کا تعلق ہے۔ اس کا آغاز امریکہ سے ہوا ہے اور برنز ہارن کلنک کے ڈاکٹروں نے یہ بات سوچی ہے۔ چنانچہ اس علاج سے ان دواؤں کا استعمال جو عام طور پر ڈیپریشن کے لئے کھائی جاتی ہیں۔ غیر ضروری ہو جاتا ہے۔ اس علاج کے لئے ۶ فلورسنٹ لیمپوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ جو رنگوں کا وہی امتزاج پیدا کر دیتے ہیں جو سورج کی روشنی میں پایا جاتا ہے۔ ان سارے لیمپوں کو ملا کر ایسی روشنی پیدا کر دی جاتی ہے جیسے کہ دن چڑھا ہوا ہو اور یوں لگتا ہے کہ سورج نصف النہار تک آ پہنچا ہے۔ ان مریضوں کو ایک نصف دائرے کی شکل میں بٹھا کر سامنے سے ایک یا دو گھنٹے تک ان پر شعاعیں ڈالی جاتی ہیں اور ان شعاؤں کے ذریعے ایسے ہارمونز جنہیں سیروٹونین (SEROTONIN) کہتے ہیں۔ پیدا ہوتے ہیں۔ جن سے ڈیپریشن کا عمل ختم ہونے لگتا ہے۔ ڈاکٹر بٹنر (BUETTNER) کہتی ہیں کہ اس عمل کے لئے سب سے زیادہ موزوں وقت سورج نکلنے سے پہلے کا یا شام ڈھل جانے کے بعد شفق کا وقت ہے کیونکہ اس طرح دن کی لمبائی کو زیادہ طویل کیا جا سکتا ہے۔ ہیمر HEMER جہاں یہ تجربے کئے گئے ہیں کے ڈاکٹروں کو اب اس بات کا یقین ہو گیا ہے کہ یہ علاج خاصا مفید ہے اور اسی لئے انہوں نے اب فیصلہ کیا ہے کہ وہ اس کو وسعت دیں گے۔

تین ہفتے علاج کروانے کے بعد مریض خاصا فرق محسوس کرتا ہے۔ آپ اس کے چہرے مہرے سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ پہلے سے بہت بہتر ہے۔ ڈاکٹر بٹنر (BUTTNER) کہتی ہیں کہ مریض اس علاج سے اس لئے بھی خوش ہیں کہ وہ ڈیپریشن دور کروانے کے لئے دوائیں کھانا ناپسند کرتے ہیں۔ دواؤں کے علاوہ ہر قسم کا علاج انہیں قابل قبول ہے۔

گاڑیوں کے حادثات

کہتے ہیں کہ ایک مغربی افریقہ کے ملک کو استعماری (COLONIAL) حکمرانوں سے آزادی ملی تو آزادی کے معاً بعد سڑکوں پر گاڑیوں کے حادثوں کی تعداد کا گراف سرعت کے ساتھ اوپر کی طرف بڑھنے لگا۔ اگرچہ آزادی اور گاڑیوں کے حادثات کا تو آپس میں کوئی تعلق نظر نہیں آتا لیکن چونکہ یہ بات نہایت شدت کے ساتھ سامنے آئی۔ اس لئے تجزیہ نگاروں نے اس پر غور شروع کیا تو وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ انگریزوں نے جاتے وقت اپنے گھر میں کام کرنے والے افریقی نوجوانوں پر احسان کرتے ہوئے انہیں بغیر کسی تربیت کے اور بغیر کسی امتحان کے ڈرائیونگ لائسنس دلا دئے اور ان لوگوں کی وجہ سے حادثات کی رفتار بڑھ گئی۔ جاتے وقت انگریزوں نے پوچھا کہ آپ کو کیا چاہیئے تو نوکر نے جو گھر میں کھانا پکاتا تھا یا صفائی کا کام کرتا تھا یہ سوچ کر کہ ٹیکسی ڈرائیونگ میں خاصی آمدنی کے مواقع ہیں۔ ان سے لائسنس مانگ لئے اور یہ لائسنس حاصل کر کے انہوں نے ڈرائیونگ شروع کر دی اور بغیر تربیت یافتہ ہونے کی وجہ سے حادثات میں اضافہ ہو گیا۔ یہ تجزیہ درست تھا یا نہیں لیکن اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اگر غیر تربیت یافتہ اور بغیر امتحان دیے کو پاس ہوئے ڈرائیونگ کی جائے تو یقیناً حادثات کے امکان بڑھ جاتے ہیں اور یہ بات صرف اس مغربی افریقہ کے ملک سے تعلق نہیں رکھتی۔ ساری دنیا میں گاڑیوں کے حادثات کی ایک یہ وجہ ہے کہ بعض لوگ بغیر ڈرائیونگ سیکھنے کے ڈرائیونگ شروع کر دیتے ہیں۔ اگرچہ حادثے تو ان لوگوں سے بھی رونما ہوتے ہیں جو تربیت یافتہ ہونے کے علاوہ خاصا لمبا تجربہ بھی رکھتے ہیں۔ لیکن ان کی تعداد کم ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض امراء کے بچے جن کی عمر ابھی بلوغت کو نہیں پہنچی ہوتی وہ گاڑی یا موٹر سائیکل لے کر سڑک پر آ جاتے ہیں۔ خود بھی اپنی جان کو خطرے میں ڈالتے ہیں اور دوسروں پر بھی نہ صرف خوف طاری کرتے ہیں بلکہ ان کے لئے خطرات کا موجب بنتے ہیں۔

اس کے علاوہ بعض دیگر وجوہات بھی حادثات کا باعث بنتی ہیں۔ سڑکیں اچھی نہ ہوں۔ سڑکوں کا نظام اچھا نہ ہو۔ چلانے والا احتیاط سے نہ چلائے یا نشے کی حالت میں ہونے کی وجہ سے احتیاط کر ہی نہ سکے۔ یہ جذبہ کہ ہم نے دوسری گاڑی سے ضرور آگے نکلنا ہے اور یہ بے احتیاطی کہ سڑک سیدھی ہے یا آگے کوئی موڑ آتا ہے۔ ایسی باتیں بھی حادثات کا باعث بنتی ہیں البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر چلانے والا محتاط ہو اور اسے اس بات کا خیال ہو کہ انسانی جان بہت قیمتی ہے۔ اس لئے اسے داؤ پر نہیں لگانا چاہیئے تو یقیناً حادثات کم ہو جائیں گے۔ گذشتہ ایام میں یونان میں حادثات پر ایک تجزیہ پیش کیا گیا تھا۔ جس میں یہ کہا گیا تھا کہ یورپین کمیونٹی جس میں ہر سال ۵۰ ہزار لوگ سڑک پر گاڑیوں کے حادثے کی وجہ سے ہلاک ہوتے ہیں۔ ان کی بیشتر تعداد یونان سے تعلق رکھتی ہے اور نتیجہ یہ نکالا گیا تھا کہ یونان کے لوگوں کی ڈرائیونگ کی عادات اچھی نہیں ہیں۔ گذشتہ موسم بہار کے پہلے تین مہینوں میں یعنی جولائی اگست ستمبر میں ۵۰۸، افراد یونان کی سڑکوں پر گاڑیوں کے حادثے کے نتیجے میں ہلاک ہوئے۔ تجزیے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ سالہا سال سے یونان کی لمبی سڑکوں کو بہتر بنانے کی کوششیں جاری ہیں۔ اخبارات میں بھی بار بار متنبہ کیا جاتا ہے کہ ٹریفک کے کیا کیا خطرات سے سامنا کرنے کا امکان ہے۔ اور یہ بھی نہیں کہ نئی گاڑیاں اور بہتر گاڑیاں نہ خریدی جا رہی ہوں۔ کیونکہ گاڑیوں کی قیمتیں وہاں بہت کم ہو گئی ہیں۔ بہتر گاڑیاں خریدی جا رہی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود حادثات کی رفتار اسی طرح جاری ہے۔ گاڑی چلانے والوں کا ڈسپلن نہایت کمزور ہے اور ایک اور بات جو خاص طور پر سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ ایتھنز اتنا بڑا شہر بن گیا ہے کہ وہاں کے لوگوں کا اب دم گھٹنے لگا ہے۔ ہر جمعہ کے روز گاڑیوں کی قطاروں پر قطاریں لگی ہوتی ہیں۔ جو ایتھنز چھوڑ کر باہر کے علاقوں میں لوگوں کو اپنے اپنے گاؤں میں لے جاتی ہیں۔ سارے یونان کی آبادی ایک کروڑ ہے جس کا ۱/۲ ایتھنز جسے اب گریٹ ایتھنز کہا جاتا ہے اور اٹیکا (ATTICA) میں رہتے ہیں اور جانے کا انداز یہ ہے کہ ہر گاڑی کے اوپر خاصا سامان ہوتا ہے نہ صرف سوٹ کیس اور باغوں کے آلات اور کھانا پکانے کے برتن اور بچوں کے کھلونے۔ ایک ہوائی میٹرس اور ریفریجریٹر اور ہو سکتا ہے کہ ایک ہوا بھری ہوئی کشتی بھی ہو۔ یہ سب چیزیں اوپر رکھی جاتی ہیں۔ گاڑی کے اندر بیوی تو خاوند/ڈرائیور کے ساتھ بیٹھتی ہے اور بار بار اسے کھانے اور پینے کی چیزیں دیتی چلی جاتی ہے۔ پچھلی سیٹ پر بچے اپنے کھلونوں سے کھیل رہے ہوتے ہیں اور ان کی بوڑھی دادی یا نانی اماں بیٹری سے چلنے والے پنکھے سے اپنے آپ کو ہوا کر رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے کہ گاڑی میں اتنے لوگ ہوتے ہیں کہ ان کا دم گھٹتا ہے۔ اگرچہ انہوں نے پیچھے دیکھنے والے شیشے کے ساتھ بعض اوقات تسبیح لٹکائی ہوتی ہے یا صلیب کا نشان یا ایسی ہی کوئی اور چیز جس کے متعلق یہ سمجھا جائے کہ یہ اپنی برکت کی وجہ سے حادثے سے بچا سکتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان چیزوں میں سے کوئی بھی حادثات پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ تجزیے سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حادثات صرف بڑی اور لمبی سڑکوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر ہی نہیں ہوتے بلکہ چھوٹی سڑکوں پر اور چھوٹے شہروں میں گلی کوچوں میں بھی حادثات ہوتے ہیں۔

پولیس نے ایک ہفتہ منایا اور یہ معلوم کیا کہ ہر پانچ ڈرائیوروں میں سے ایک ڈرائیور نشے کی حالت میں ڈرائیو کرتا ہے۔ اور ہر ۶ ٹیکسی ڈرائیوروں میں سے ایک ڈرائیور ضرور ہر روز کسی نہ کسی موقعے پر ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ ان پانچ دنوں میں (اور یہ تحقیقات کا ہفتہ پانچ دنوں ہی کا تھا) پندرہ ہزار قانون کی خلاف ورزیاں کی گئیں اور ان کے نتیجے میں جو جرمانے کئے گئے اس کی مقدار ۶ لاکھ ڈالر تھی۔ ان دنوں میں ۳۲۴ ڈرائیور ایسے تھے جو سرخ بتی کے باوجود اپنی گاڑی چلاتے رہے۔ ۷۸۴ ایسے تھے جنہوں نے زیادہ تیز گاڑی چلائی۔ ۵۲۰ ایسے ڈرائیور تھے جنہوں نے سیٹ بیلٹ نہیں باندھی ہوئی تھی۔ اور ۹۰۳۳ ڈرائیور ایسے تھے جنہوں نے کار ایسی جگہ پر پارک کی تھی جہاں نہ صرف پارک کرنے کی اجازت نہ تھی بلکہ ذرا سا رکنے کی بھی اجازت نہیں تھی۔ ان لوگوں کو اگر کوئی چیز کسی وقت حادثے کا خیال دلاتی ہے اور اس سے بچنے کی ذہنی طور پر تلقین کرتی ہے تو وہ یہ ہے کہ سڑکوں پر جہاں حادثات ہوتے ہیں وہاں چھوٹی چھوٹی یادگاریں بنا دی جاتی ہیں اور بعض اوقات ہلاک ہونے والوں کے نام بھی وہاں درج کر دیئے جاتے ہیں اس عادت کی وجہ سے تمام سڑکوں پر ایسی بے شمار یادگاریں ملتی ہیں۔ ان یادگاروں کے ساتھ ہلاک ہونے والوں کی تصویریں بھی چسپاں ہوتی ہیں۔ اور یہی ایک ایسی بات ہے جو ڈرائیوروں کو احتیاط کرنے پر مجبور کر سکتی ہے۔ صرف اتنی احتیاط جتنی کہ وہ کر رہے ہیں۔

خسارہ ہی خسارہ

خلیج کے تنازعہ میں صدر صدام اپنی جگہ اڑے ہوئے ہیں اور ان کی مخالف طاقتیں جن کی رہنمائی امریکہ کر رہا ہے۔ اپنی جگہ۔ دونوں اپنے مؤقف میں کسی طرح بھی کوئی تبدیلی کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اگرچہ صدر صدام نے یہ کہا ہے کہ وہ کویت کا پرامن تصفیہ چاہتے ہیں لیکن یہ بات بھی ظاہر و باہر ہے کہ اس تصفیے میں کویت کو خالی کر دینا شامل نہیں ہونا چاہیئے۔ اس وقت امریکہ نے اپنے مؤقف پر قائم رہنے کے لئے اربوں ارب ڈالر دنیا سے اکٹھے کئے ہیں۔ اور اس فنڈ کے اکٹھا کرنے سے ان کا مقصد یہ ہے کہ اس کا نصف وہ اپنے ملٹری آپریشن پر خرچ کریں گے۔ اس بات سے غریب ملکوں کو خاصی پریشانی لاحق ہوئی ہے۔ کیونکہ ان کو دی جانے والی امداد کم ہو جائے گی۔ اگرچہ سفارت کار اور اقوام متحدہ کے افسران کا یہ کہنا ہے کہ امریکی تجویز کے باوجود خاصی رقم بچ رہے گی جس سے فرنٹ لائن کے ترقی پذیر ممالک کی مدد کی جا سکے گی یہ وہ تین ملک ہیں جو اقوام متحدہ کی طرف سے عائد کردہ پابندیوں کی وجہ سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ یہ ہیں ترکی، مصر اور اردن۔ لیکن ان کے علاوہ باقی ترقی پذیر ممالک کو جو رقوم ملیں گی وہ خاصی کم ہیں اور ان پابندیوں کی وجہ سے ان پر جو اثر پڑ رہا ہے وہ ناقابل برداشت سمجھا جاتا ہے۔ نتیجتاً بعض ملکوں کا خیال ہے کہ تیل برآمد کرنے والے ملکوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے ۱۵۰ ارب ڈالر سالانہ کو ان ممالک کی معیشت کو بہتر بنانے کے لئے صرف کریں۔ ایک سینئر پاکستانی سفارت کار نے اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ اس سارے معاملے کو انسانی بہبود کے پیش نظر دیکھا اور سوچا جائے۔ جنوبی ایشیاء کے ممالک کے باشندے اس تنازعے سے بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں اور ان کی معیشت اور اقتصادی حالت کو قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ انہیں خاصی مقدار میں رقوم ادا کی جائیں۔ ترقی پذیر ممالک میں سے ایسے ممالک جن کے پاس اپنا پٹرول موجود ہے۔ مثلاً میکسیکو۔ الجیریا اور نائیجیریا نے ابھی تک تیسری دنیا کے ممالک کو اس بات کی اجازت نہیں دی کہ وہ درخواست کریں کہ انہیں مزید رقوم دی جائیں لیکن مصر اور کویت کی جلاوطن حکومت اس بات پر غور کر رہی ہیں کہ وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے استدعا کریں کہ وہ امیر ملکوں کو اس بات پر آمادہ کرے کہ وہ ترقی پذیر ممالک کو زیادہ امداد دیں۔ خاص طور پر ان ممالک کو جو اقوام متحدہ کی عراق کے خلاف پابندیوں سے بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ امریکہ کی وزارت خزانہ ۲۲ ارب ڈالر امیر ملکوں سے حاصل کر کے خلیج سے متاثرہ ملکوں کو ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ امداد بلاواسطہ ان ملکوں کی طرف سے مل رہی ہے جو رقوم ادا کرتے ہیں۔ لیکن اس پر نگرانی کے لئے ایک اور گروپ ہے اور یہ گروپ زیادہ مدد دینے والے ملکوں پر مشتمل ہے۔ سعودی عرب آٹھ ارب ڈالر اور کویت چار ارب ڈالر۔ اور جاپان بھی چار ارب ڈالر یورپین کمیونٹی دو ارب ڈالر اور جرمنی بھی دو ارب ڈالر اس سلسلے میں ادا کریں گے۔ اسی طرح ورلڈ بنک بھی ان ممالک کو دو ارب ڈالر ادا کرے گا۔ جہاں تک اس تنازعہ کے اخراجات کا سوال ہے امریکہ کی وزارت خزانہ کا کہنا ہے کہ وہ ہر مہینے ایک ارب ڈالر دس ماہ تک خرچ کرتا رہے گا۔ گویا کہ یہ کل جمع شدہ رقم کا نصف ہوگا۔ جہاں تک پاکستان کے نقصانات کا تعلق ہے اس کا یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اسے ۱۶۲ ارب کا نقصان ہو رہا ہے۔

یاد رفتگان

محترم ڈاکٹر محمد طفیل صاحب

عبدالغفار ڈار

مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ قادیان کا زمانہ اس عاجز کی طالب علمی کا زمانہ ہے۔ یہ سارا زمانہ بہت یاد آتا ہے کیا ہی عجب زمانہ تھا۔

سے آتا ہے یاد مجھ کو گزرا ہوا زمانہ

وہاں کی اور قادیان کے گرد و نواح کی جھاڑیاں بھی یاد ہیں اور وہ آشیانے بھی یاد ہیں جن میں دس سال کا عرصہ گذارا۔ میری موجودہ یادداشت اب بہت کمزور ہو چکی ہے۔ تقسیم ملک کے بعد میں صرف دو بار قادیان جا سکا ہوں۔ آخری زیارت کا موقع گذشتہ سال ملا تھا۔ گذشتہ سال برادران کشمیر بھی کثرت سے دیار محبوب میں پروانہ وار پہنچے ہوئے تھے۔ کل پانچ دن کا ویزا جلسے کے پروگرام میں ملاقاتوں اور مقدس مقامات پر گریہ و زاری میں یہ وقت یوں گذرا جیسے کہ ایک خواب تھا۔ مگر گذرا ہوا زمانہ بہت زیادہ یاد ہے پھر جن بزرگ ہستیوں کو وہاں دیکھا ہوا ہے ان کی بھی بہت سی یادیں دل میں اور ذہن میں محفوظ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو اور ان کے نیک نقش قدم پر چلنے کی توفیق ملے۔

اس وقت میں اپنے ایک بزرگ استاد محترم ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب کے ذکر خیر کے طور پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں وہ بھی "الفضل" کی برکت سے کہ ان کے فرزند ملک ناصر الدین خان کا ایک مضمون پڑھنے کو ملا تو مجھے تحریک ہوئی کہ میں بھی ان کا کچھ ذکر خیر کروں۔

ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب طلباء کی دنیا میں ماسٹر محمد طفیل خان صاحب کے نام سے زیادہ معروف تھے۔ انگریزی، اردو حساب کے کامل استاد تھے۔ مدرسہ احمدیہ کے سیکنڈ ماسٹر بھی رہے اور ہیڈ ماسٹر بھی بنے۔ طلباء آپ کا دل سے احترام کرتے تھے اور آپ سے ڈرتے بھی تھے۔ آپ کا طالب علموں پر بڑا رعب تھا۔ بڑے ہی متقی بزرگ استاد تھے۔ آپ کا کوئی شاگرد بیمار ہوتا تو اسے دوائی دارو مفت مہیا فرما دیتے اپنے شاگردوں سے نہایت درجہ ہمدردی اور محبت سے بھی پیش آتے تھے کہ یہ ذکر آ چکا ہے محلہ دار العلوم کی تاریخی بیت نور کے امام تھے اور اپنے حلقہ کے صدر بھی ہوا کرتے تھے۔ میں ایک مدت تک حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی کوٹھی دار السلام میں رہائش پذیر رہا ہوں۔ ابھی میں جامعہ احمدیہ میں نہیں آیا تھا کہ خان صاحب نے ایک روز مجھے چندہ جمع کرنے کی ایک رسید بک تھما دی اور ارشاد فرمایا کہ فلاں فلاں دوست کے پاس آپ ہر ماہ فلاں فلاں تاریخ کو جایا کریں وہ آپ کو چندہ دیا کریں گے اور وہ فلاں تاریخ تک یا ساتھ کے ساتھ ہی مجھے پہنچا دیا کریں یہ گویا خاکسار کو ایک کارکن بنانے کی ٹریننگ تھی۔ اس وقت تک مجھے اس قسم کی کوئی خدمت کرنے کا موقع نہ ملا تھا۔ عجب اتفاق کہ تعلیم سے فارغ ہو کر جب میں نے سرینگر میں جا کر کام شروع کیا تو وہاں مجھے سیکرٹری مال بنا دیا گیا۔ چنانچہ جب چوہدری عبدالواحد صاحب چیف ایڈیٹر "اصلاح" سرینگر ریاست جموں و کشمیر کے اولین امیر صوبائی مقرر ہوئے تو میں ان کا صوبائی سیکرٹری مال مقرر ہوا۔ مال کی یہ خدمت ساری عمر خاکسار کو سرانجام دینے کی توفیق ملتی رہی۔ کئی سال جماعت احمدیہ راولپنڈی کا سیکرٹری مال بھی رہا ہوں۔ صدر حلقہ کے طور پر اور آج کل ایک عام ممبر کے طور پر بھی ایک نہ ایک رسید بک میرے پاس موجود ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرتے دم تک سلسلہ کی خدمت سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ یہ سعادت مجھے محترم ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب کے طفیل ہی نصیب ہوئی ہے۔

ایک اور بات مجھے خوب یاد ہے کہ ماسٹر محمد طفیل خان صاحب بظاہر سخت گیر بھی تھے اسی لئے آپ کی شخصیت سے طلباء مرعوب رہتے تھے مگر اس سختی کے بھی کیا کہنے کلاس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں کسی نہ کسی طالب علم کو سٹک مانیٹر مقرر کرتے تھے کہ تم روزانہ ایک سٹک اپنے ساتھ لایا کرو۔ تاکہ شرارتی اور کام چور طلباء کی گوشمالی بھی ہوتی رہے ایک دفعہ آپ نے اس عہدے پر خاکسار کو مامور فرمایا اور الگ طور پر مجھے حکم دیا کہ کوئی ایسی لکڑی کی سٹک تلاش کرو کہ جس سے طالب علم کو اگر بوقت ضرورت سزا دی جائے تو وہ درد کی شدت محسوس نہ کرے کیا ہمدردی اور پیار تھا ہمارے ان بزرگ اساتذہ کا اپنے شاگردوں سے! اللہ تعالےٰ ہمارے ان تمام بزرگ اساتذہ کے درجات بلند فرمائے۔

ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب کے ایک لائق اور ایک نہایت کم گو، عاجز، دعا گو فرزند ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب اغلباً سب سے بڑے فرزند تھے جو ہم کشمیریوں کے حصے میں انہوں نے کسی زمانے میں سٹارٹ ہیلنڈ میں کسی نمایاں مقابلہ میں اوّل آکر دھاک بٹھائی۔ آزاد کشمیر کے ایک وقت کے امیر بھی تھے۔ راولپنڈی میں ان کی اولاد موجود ہے۔ راقم الحروف کا تو کشمیری سیاسیات کے ساتھ چولی دامن کا واسطہ ۱۹۳۱ء سے رہا ہے مگر ہم نے تو سیاست کو بالکل تیاگ دیا ہوا ہے۔

ے مجھ کو کیا ملکوں سے میرا تاج ہے رضوان یار

بقیہ: ص۳ سے آگے

سے ثابت قدم رہے۔ ۱۹۵۳ء میں کراچی کے فسادات میں ان کا نقصان ہوا اور ۱۹۷۴ء میں شاہ تاج شوگر مل کے ارد گرد علماء نے فتویٰ دے دیا۔ کہ احمدی شوگر مل کو گنا دینے والا جہنم میں جائے گا۔

سرکاری طور پر اس مل کو اپنی تحویل میں لینے کی سکیم بھی تیار ہونے لگی۔ ایک صنعت کار نے ایک بھاری رقم سے مل کو خریدنے کی پیشکش کی۔ چوہدری صاحب نے اس پیشکش کو لینے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا کہ ان عزیزان اور خاص طور پر دیگر احمدیوں کے مفاد کو جن کا روزگار اس مل سے وابستہ ہے۔ اور جنہیں نئے مالک ضرور ملازمت سے فارغ کر دیں گے۔ بھلا کیسے نظر انداز کر دوں۔ ایسے سب احمدیوں کی طرح جن کا مالی نقصان اس ابتلاء کے دور میں ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے ان پر فضل کیا اور سنہ ۱۹۷۶ء کے سال میں مل کو ریکارڈ منافع ہوا۔

ہمارے چچا محترم چوہدری رشید احمد صاحب جو چوہدری شاہنواز صاحب کے ہم عمر تھے۔ سمجھتے تھے۔ کہ خاص خوبی جو ان کے لئے اللہ کے فضل کو جذب کرنے کا موجب بنی وہ ان کی کینہ سے کلی پاکیزگی تھی۔ چونکہ ہمیشہ ظاہر و باطن ایک رہا۔ اور سچی بات ہمیشہ کڑوی ہوتی ہے۔ اپنی لمبی زندگی میں بہت سے ایسے لوگوں سے تلخی پیدا ہوئی۔ جنہوں نے نقصان پہنچایا۔ یا نقصان پہنچانے کی کوشش کی دھوکہ دیا۔ یا دھوکہ دینے کی کوشش کی۔ نافرمانی کی۔ یا سستی کی مگر پھر بھی بلا استثناء ایسے سب لوگوں کو چاہے وہ معذرت کریں۔ یا نہ کریں۔ شرمندہ ہوں۔ یا شاکی۔ انہیں معاف کیا۔ کبھی اپنے دل میں کینہ نہ رکھا۔ اور کبھی بدلہ لینے کے خیال کو قریب نہ آنے دیا۔ بلکہ اس کے بر عکس ہمیشہ ایسے لوگوں سے عدل سے بڑھ کر احسان کا سلوک کیا۔ اگر کوئی کام سے علیحدہ ہو بھی گیا۔ تو اسے واپس لے لیتے۔ یا کوئی اور متبادل انتظام کر دیتے۔ اگر ان کی نگاہ میں کسی عزیز کے ساتھ کسی اور ادارے میں زیادتی ہوئی ہو۔ اور حق تلفی اس حد تک پہنچ گئی ہو کہ ملازمت ترک کرنی پڑے۔ تو اسے اپنے ہاں مناسب جگہ پر رکھ لیتے۔ یا بعض دفعہ معقول معاوضہ ادا کرتے۔

ہم دیکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اس دنیا میں جوں جوں مال بڑھتا ہے اسی نسبت سے اور مال کی حرص مالداروں میں بڑھتی ہے۔ مگر چوہدری صاحب کو جوں جوں خدا تعالےٰ نے مال کی فراوانی کی۔ کار خیر میں حصہ اس نسبت سے کہیں بڑھ کر دیتے۔ ایسے ہی جماعت کے کاموں میں اس قدر دل کھول کر حصہ لیتے۔ کہ وہ محدود حلقہ جن کو علم ہو جاتا۔ حیران رہ جاتے۔ مگر وہ خود نہایت انکساری سے فرماتے کہ میں اور تو دیگر خدمات دین سے محروم ہوں۔ تو پھر اسی رنگ میں اگر کچھ خدمت کر دوں تو کونسی بڑی بات ہے۔

"ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

○ عزیزہ عطیہ بنت مکرم انعام اللہ اختر صاحب (ایس ای) واپڈا لاہور کی تقریب نکاح و رخصتانہ مورخہ ۳۱ ، اکتوبر ۱۹۹۰ء بروز بدھ بمقام انٹرنیشنل ہوٹل شاہراہ قائد اعظم لاہور بخیر و خوبی انجام پائی۔

بارات اسی روز صبح ملتان سے لاہور پہنچی۔ عزیزہ عطیہ کا نکاح ، مکرم محمد ذوالقرنین صاحب جنجوعہ ولد مکرم محمد اسلم صاحب جنجوعہ آف ملتان کے ہمراہ مبلغ پچیس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم بشیر الدین نے پڑھا۔ اس کے بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے

نمایاں کامیابی

○ عزیز اکبر احمد ابن مکرم ارشد صاحب چوہدری کو امریکہ میں مینسا سوسائٹی (ME-NSA SOCIETY) کی رکنیت حاصل کرنے میں کامیابی حاصل ہو گئی ہے۔ اس غرض کے لئے ذہانت کے ۹۸ ٪ نمبر حاصل کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عزیز نے ۹۹ ٪ سے بھی زیادہ نمبر حاصل کئے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے اور عزیز کو مستقبل میں مزید کامیابیوں سے نوازے۔

معلمین صف دوم کی کلاس

دفتر وقف جدید کے تحت حسب سابق ۱۵ ، جنوری ۹۱ء سے سہ ماہی تربیتی کلاس برائے معلمین صف دوم منعقد کی جا رہی ہے اس تحریک کی اولین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی زیادہ محتاج ہیں وہ اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اس کلاس کے لئے بھجوائیں تاکہ تربیت حاصل کرنے کے بعد اپنی جماعتوں کی تعلیم و تربیت کر سکیں۔

اس کلاس میں شامل ہونے والوں کے لئے عمر اور تعلیم کا کوئی خاص معیار نہیں۔ البتہ صحت اچھی ہو۔ قرآن مجید ناظرہ اور اردو لکھنا پڑھنا اچھی طرح آتا ہو اور تعلیم و تربیت کا خاص شوق اور جذبہ ہو۔

کلاس میں شامل ہونے والے طلباء کی درخواستیں ۳۱ ، دسمبر ۹۰ء تک معہ کوائف۔ نام۔ ولدیت۔ تاریخ بیعت۔ عمر۔ تعلیم وغیرہ مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ دفتر وقف جدید میں پہنچ جانی چاہئیں۔ دوران تعلیم قیام، طعام کا انتظام دفتر کے ذمہ ہوگا۔ البتہ بستر اور قرآن مجید اپنے ہمراہ لاویں۔

ناظم ارشاد وقف جدید

بقیہ: ص۱ سے آگے

تحریری حکم جاری کیا جائے۔ اس پر دن کے پونے بارہ بجے جبکہ اجتماع شروع ہونے میں چند گھنٹے باقی تھے تحریری طور پر اطلاع دی گئی کہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ چنیوٹ نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے اس کے تحت جماعت احمدیہ کے افراد کسی قسم کا اجتماع منعقد نہ کریں ورنہ ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

اس تحریری حکم کے موصول ہوتے پر خطبہ جمعہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے اعلان فرمایا کہ دونوں اجتماعات منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔

یاد رہے کہ پچھلے سال بھی اجتماع کی تحریری اجازت دینے کے بعد اور اجتماعات کی ایک ڈیڑھ دن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد تحریری طور پر اجازت واپس لے لی گئی تھی۔

اگرچہ اجتماعات تو ملتوی ہو گئے لیکن چونکہ بسوں ویگنوں کی ملک گیر ہڑتال ہے اس لئے دور دراز سے آئے ہوئے احباب واپس نہیں جا سکے اس لئے ربوہ میں وہی چہل پہل اور رونق دیکھنے میں آ رہی ہے جو اجتماعات کے دنوں کا حصہ ہوتی ہے۔ نیز کچھ لوگ آنے سے پہلے واپسی کی بکنگ تین دن کے بعد کی کروا کر آئے ہوئے تھے لہذا وہ بھی ربوہ میں مقیم ہیں۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصور بدر ابن مکرم مسعود احمد صاحب
دار العلوم شرقی ربوہ

واقفین نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

طاہرہ سعید بنت مکرم طارق سعید صاحب
ملتان کینٹ

علی اکبر ابن مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب
مسلم گنج شیخوپورہ

بلال احمد ابن مکرم طاہر احمد صاحب سلاھو
چک نمبر ۳۸۸ گ ب ضلع فیصل آباد

ثمینہ عزیز بنت مکرم عبد العزیز صاحب منگلا
علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

عظمیٰ اکرم بنت مکرم مرزا محمد اکرم صاحب
دار العلوم غربی ربوہ

خولہ غزالہ شبنم بنت مکرم ظفر احمد صاحب ناصر
یو۔اے۔ای

خالد فرید احمد ابن مکرم خالد مجید احمد صاحب
۱۷/۲۸، دار الرحمت شرقی ب ربوہ

حماد احمد ظفر ابن مکرم ظفر احمد صاحب
دار العلوم شرقی ربوہ

مرزا عطاء القدوس احمد ابن مرزا محمد اکرم صاحب
دار العلوم غربی ربوہ

عائشہ شکور بنت مکرم عبد الشکور صاحب
چھنیاں ضلع جھنگ

عمیر ظہور ابن مکرم خواجہ ظہور احمد صاحب
۲۷۹، ڈی سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

طاہر احمد تارڑ ابن مکرم چوہدری طارق محمود صاحب
ضلع بدین

صالحہ سطوت بنت مکرم سیف اللہ صاحب بھٹی
اورنگی ٹاؤن کراچی

بابر جمشید ابن مکرم خلیل احمد صاحب
چک نمبر ۵، ضلع شیخوپورہ

عامر بشیر ابن مکرم محمد بشیر صاحب
ڈھونیکی - سٹرکپورہ وزیرآباد

منصور الٰہی ابن مکرم اعجاز الٰہی صاحب
دار الیمن شرقی ربوہ

واصف احمد بھٹی ابن مکرم محمد امین صاحب بھٹی
ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگلستان کی جماعتوں کا دورہ کرنے والا ایک وفد ایک ایسی احمدی جماعت کے ساتھ جہاں خطبہ جمعہ بھی انگریز دوست نے دیا اور نماز بھی انہیں نے پڑھائی۔ نماز کے بعد بڑی دلچسپ اور معلومات افزا گفتگو کا موقع ملا۔

"دعا کرانے والے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی اصلاح کرے اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔ جہاں تک ممکن ہو تم اپنے آپ کو درست کرو اور یہ یقیناً سمجھ لو کہ انسان کا پرستار کبھی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔"

ملفوظات جلد ششم صـ ۱۰۲

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

منجانب = آر ایم ڈپٹی مجسٹریٹ ربوہ

بنام = مرزا خورشید احمد ناظر امور عامہ ربوہ

عنوان = دفعہ 144 ض ف کے تحت پابندیاں

جناب، فاضل سب ڈویژنل مجسٹریٹ صاحب چنیوٹ نے دفعہ 144 ض ف کے تحت جماعت احمدیہ کے ہر قسم کے جلسہ جلوس اجتماع پر پابندی لگا دی ہے اور اس طرح مورخہ 9/11/90 تا 11/11/90 بیت الاقصیٰ ایوان محمود اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں ہر قسم کا اجتماع غیر قانونی قرار دے دیا ہے لہذا آپ کی وساطت سے آپکی جماعت کے تمام ممبران اور آپ کو اس پابندی سے آگاہ کیا جاتا ہے اور ہدایت کی جاتی ہے کہ قانون کی خلاف ورزی نہ کی جاوے بصورت دیگر آپ اور آپکی جماعت کے خلاف قانون شکنی کی صورت میں قانونی کارروائی عمل میں لائی جاوے گی

آر۔ ایم ڈپٹی مجسٹریٹ ربوہ

مورخہ 9/11/90

خبریں

ملکی خبریں

○ صدر پاکستان مسٹر غلام اسحاق خان نے ٹوکیو میں کئی غیر ملکی سربراہوں سے ملاقات کی۔ ٹوکیو کے بادشاہ اکی ہیٹو کی رسم تخت نشینی میں ۱۵۰ سربراہان اور اہم شخصیات شرکت کر رہی ہیں۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے یوم اقبال پر ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ پرواز میں کوتاہی لانے والا رزق ہمیں ہرگز قبول نہیں۔

○ پنجاب اور سرحد کے وزرائے اعلیٰ نے اپنی اپنی اسمبلیوں سے اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا ہے۔

○ ٹرانسپورٹروں کی ملک گیر ہڑتال کے پانچویں روز میں داخل ہونے کے بعد ملک بھر کے شہریوں کو شدید ترین پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ٹرانسپورٹروں نے دھمکی دی ہے کہ اگر حادثات کے متعلق معاوضہ کا قانون منسوخ نہ کیا گیا تو ہڑتال ختم نہیں کی جائے گی۔ معاوضہ کا یہ قانون قصاص اور دیت کے اسلامی آرڈیننس کا حصہ ہے۔

○ کراچی میں پولیس اور مچھر کالونی کے رہائشی باشندوں کے درمیان مسلح تصادم سے ۴ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ سندھ کے مختلف علاقوں سے ۳۰ تخریب کاروں کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔

○ پاکستان کرکٹ ٹیم کے کپتان عمران خان نے کہا ہے کہ اگر وہ فٹ رہے تو ورلڈ کپ تک کھیل جاری رکھیں گے۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر جیمز بیکر نے کہا ہے کہ امریکہ اور اسکے اتحادی کویت پر عراق کا قبضہ ختم کرانے کیلئے جنگ کی تیاری کر رہے ہیں۔ فرانس کے صدر متراں اور وزیر خارجہ سے ملاقات کے دوران انہوں نے کویت پر سے عراق کا قبضہ ختم کرانے کیلئے مختلف طریقوں پر غور کیا۔ فرانس نے کہا ہے کہ وہ خلیج کے معاملے میں سلامتی کونسل کی قراردادوں پر عمل کا خواہشمند ہے۔ امریکہ کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ طاقت کا استعمال اچھی بات نہیں ہے لیکن امریکہ عراق کو یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ امریکہ اور اسکے اتحادی خلیج کے معاملے میں سنجیدہ ہیں۔

○ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں امریکہ نے ایک تازہ قرارداد پیش کی ہے۔ جسمیں خلیج کے مسئلے کو حل کرنے کیلئے طاقت کے استعمال پر زور دیا ہے۔ امریکہ نے مزید ڈیڑھ لاکھ فوج عراق کو روانہ کر دی ہے۔ اس قرارداد کی منظوری سے سعودی عرب میں موجود کثیر الملکی افواج کو قانونی تحفظ حاصل ہو جائے گا۔

○ سلامتی کونسل میں پیش کی جانیوالی تازہ قرارداد کے بارے میں چین نے اپنا رد عمل بیان کرنے سے انکار کیا ہے۔ چینی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ ان کا ملک اور اردن اس مسئلے کے حل کے طریقوں پر ہم آہنگ ہیں۔ چینی وزیر خارجہ اب عراق جا رہے ہیں جہاں وہ صدر صدام حسین سے ملاقات کریں گے۔ خلیج کا بحران شروع ہونے کے بعد سلامتی کونسل کے کسی رکن ملک کا یہ عراق کا پہلا دورہ ہے۔